قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 10 مارچ 2020ء 14 رجب 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 60

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾

(الانبیاء: 8)

ترجمہ: اور تجھ سے پہلے ہم نے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ پس اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

فرمانِ رسول ﷺ

اللہ کی شکر گزاری

حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی و مسرّت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔(مسلم کتاب الزہد)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

استجابت دعا کی حقیقت

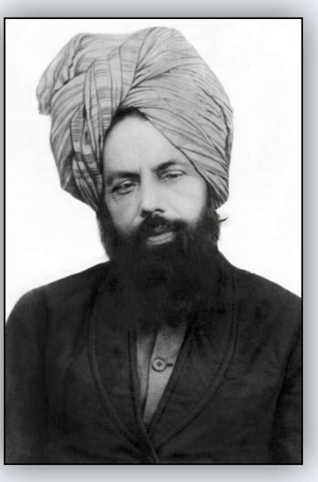

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اُس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔......اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے ۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اُس سے نزدیک ہو جاتاہےاور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتاہے۔سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کرخداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اورکامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتاہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوؔا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتاہے پھر آگے کیا دیکھتاہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اُس کی روح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتاہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتاہے جن سے ایسے اسباب پیداہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے توبعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کیے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اِسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔خداتعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اُس کا اصل اورمنبع یہی دعا ہے"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6صفحہ 9،10)

فرمان خلیفہ وقت

مالی قربانی کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"عام طور پر امریکن سیاسی لیڈر بھی، پڑھا لکھا طبقہ بھی اور عام لوگ بھی بات سننے والے اور اچھی بات کو سراہنے والے ہیں، پسند کرنے والے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم ان تک صحیح طرح پہنچی نہیں۔ جن لوگوں تک پہنچی ہے، جن کا جماعت سے رابطہ ہے وہ اسلام کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں۔ پس یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں۔ اسلام کا حقیقی پیغام جہاں غیر مسلموں کے لئے آنکھیں کھولنے والا ہے اور اسلام کی خوبصورت اور پرامن تعلیم کو واضح کرنے والا ہے وہاں مسلمانوں کو بھی اعتماد دیتا ہے، ان کو بھی پتہ چلتا ہے جو غیر از جماعت مسلمان ہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اس لئے احساس کمتری کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ اکثر جگہ تجربہ ہوتا ہے اور امریکہ میں بھی ہوا کہ غیر از جماعت مسلمان جب ہمارے سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں سنتے ہیں تو ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کسی قسم کے احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے جس کا اظہار بھی انہوں نے کیا۔ بلکہ اسلام ہی دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے۔ معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کی طرف بھی اسلامی تعلیم ہی رہنمائی کرتی ہے۔ بعض غیر از جماعت مسلمانوں نے اس بات کا اظہار کیا جو ہمارے فنکشنز(functions)پر آئے تھے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جس طرح آپ پیش کرتے ہیں یہی حقیقی طریق ہے۔ غیر مسلم تو یہ پیغام سن کر حیران بھی ہوتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ اگر یہ اسلامی تعلیم ہے تو یقیناً لگتا ہے یہ کامیاب ہونے والی تعلیم ہے۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 16نومبر 2018ء)

اس شمارہ میں

- نظم۔ صاحب اوصاف حمیدہ
- مغفرت الٰہی کے نظارے (قسط 2 آخر)
- قرآن کریم اور قوت ثقل
- ذیابیطس کی بیماری کا علاج
- اسکاٹ لینڈ کے ایوانوں میں کلمات حق

دربارِ خلافت

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کی پُر معارف تشریح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’یہ سوال بھی بعضوں نے اٹھایا کہ کیا جنگ میں جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا جائز ہے؟ بعض روایتوں میں یہ مذکور ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ یعنی جنگ تو ایک دھوکا ہے اور اس سے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنگ میں دھوکے کی اجازت تھی۔ حالانکہ اول تو اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ جنگ میں دھوکا کرنا جائز ہے بلکہ اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ جنگ خود ایک دھوکا ہے۔ یعنی جنگ کے نتیجے کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کیا ہو گا۔ یعنی جنگ کے نتیجے پر اتنی مختلف باتیں اثر ڈالتی ہیں کہ خواہ کیسے ہی حالات ہوں نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا ہو گا اور ان معنوں کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ حدیث میں یہ روایت دو طرح سے مروی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ یعنی جنگ ایک دھوکا ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ سَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کا نام دھوکا رکھا تھا ۔سَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً۔ اور دونوں کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپؐ کا منشا یہ نہیں تھا کہ جنگ میں دھوکا کرنا جائز ہے بلکہ یہ تھا کہ جنگ خود ایک دھوکا دینے والی چیز ہے لیکن اگر ضرور اس کے یہی معنے کیے جائیں کہ جنگ میں دھوکا جائز ہے تو پھر بھی یقیناً اس جگہ دھوکے سے جنگی تدبیر اور حیلہ مراد ہے۔ جھوٹ اور فریب ہر گز مراد نہیں ہے کیونکہ اس جگہ خُدْعَةٌ کے معنے داؤ پیچ اور تدبیرِ جنگ کے ہیں ، جھوٹ اور فریب کے نہیں ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ جنگ میں اپنے دشمن کو کسی حیلے اور تدبیر سے غافل کرکے قابو میں لے آنا یا مغلوب کر لینا منع نہیں ہے۔

اب داؤ پیچ کی بھی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم میں نکلتے تو عموماً اپنا منزلِ مقصود ظاہر نہیں فرماتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی کرتے تھے کہ جانا تو جنوب کی طرف ہوتا تھا مگر شروع شروع میں شمال کی طرف رخ کر کے روانہ ہو جاتے تھے اور پھر چکر کاٹ کر جنوب کی طرف گھوم جاتے تھے یا کبھی کوئی شخص پوچھتا تھا کہ کدھر سے آئے ہو تو بجائے مدینے کا نام لینے کے قریب یا دور کے پڑاؤ کا نام لے دیتے تھے یا اسی قسم کی کوئی اور جائز جنگی تدبیر اختیار فرماتے تھے یا جیسا کہ قرآن شریف میں اشارہ کیا گیا ہے کہ صحابہؓ بعض اوقات ایسا کرتے تھے کہ دشمن کو غافل کرنے کے لئے میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیتے تھے اور جب دشمن غافل ہو جاتا تھا اور اس کی صفوں میں ابتری پیدا ہو جاتی تھی تو پھر اچانک حملہ کر دیتے تھے اور یہ ساری صورتیں اس خُدْعَةٌ کی ہیں جسے حالاتِ جنگ میں جائز قرار دیا گیا ہے اور اب بھی جائز سمجھا جاتا ہے لیکن یہ کہ جھوٹ اور غداری وغیرہ سے کام لیا جاوے اس سے اسلام نہایت سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں خدا کے ساتھ شرک کرنے اور والدین کے حقوق تلف کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر جھوٹ بولنے کا گناہ سب سے بڑا ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں مگر ایمان اور جھوٹ کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور دھوکے اور غداری کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص غداری کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے سخت عتاب کے نیچے ہو گا۔ الغرض جنگ میں جس قسم کے خُدْعَةٌ کی اجازت دی گئی ہے وہ حقیقی دھوکا یا جھوٹ نہیں ہے بلکہ اس سے وہ جنگی تدابیر مراد ہیں جو جنگ میں دشمن کو غافل کرنے یا اسے مغلوب کرنے کے لئے اختیار کی جاتی ہیں اور جو بعض صورتوں میں ظاہری طور پر جھوٹ اور دھوکے کے مشابہ تو سمجھی جا سکتی ہیں مگر وہ حقیقتاً جھوٹ نہیں ہوتیں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ لکھتے ہیں کہ ہمارے خیال میں مندرجہ ذیل حدیث اس کی مصدِّق ہے۔اور وہ حدیث یہ ہے کہ

ام کلثوم بنت عُقبہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف تین موقعوں کے لئے ایسی باتوں کی اجازت دیتے سنا جو حقیقتاً تو جھوٹ نہیں ہوتیں مگر عام لوگ انہیں غلطی سے جھوٹ سمجھ سکتے ہیں۔ پہلی یہ کہ جنگ۔ دوم یہ کہ لڑے ہوئے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا موقع اور سوم جبکہ مرد اپنی عورت سے یا عورت اپنے مرد سے کوئی ایسی بات کرے جس میں ایک دوسرے کو راضی اور خوش کرنا مقصود ہو ۔ نیک نیت، ہر صورت میں نیت نیک ہونی چاہیے یا نیک مقاصد حاصل ہونے چاہئیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 7فروری 2020ء)

صاحبِ اوصافِ حمیدہ

شش جہت جس کی بڑی شاں سے پذیرائی ہے
دل اُسی حُسن کے شاہکار کا شیدائی ہے

اُس کا صناع بھی زمانوں سے حسیں ہے جس نے
حسنِ بے مثل کی تشکیل یہ فرمائی ہے

چاند تاروں سے حسیں تر ہے رُخِ یار کا حسن
اُس کی آواز میں اک پیار کی شہنائی ہے

با حیا آنکھوں کی دنیا میں نہیں کوئی نظیر
اُس کی زلفوں نے فضا دہر کی مہکائی ہے

پھول جھڑتے ہیں وہ لب پیار سے کھولے جب جب
دیکھنے والوں نے ہی بات یہ بتلائی ہے

اک جھلک دیکھے کوئی اس کا ہی ہو رہتا ہے
لوگ کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے سودائی ہے

اک وفا پیار کا باندھا ہے تعلق اس سے
لاکھ دنیا کہے ’’ساجن ترا ہرجائی ہے‘‘

میں سرِمو نہ پھروں گا کبھی اُس سے ہرگز
عمر بھر ساتھ نبھانے کی قسم کھائی

منسلک اُس سے رہوں گا تو ملے گی عزت
ٹوٹ کر بکھرا تو پھر سمجھ کہ رسوائی ہے

بحرِ الفاظ سے جب ڈوب ڈوب کے نکلا
تب کہیں غزل نما نظم یہ بن پائی ہے

اور بھی لاکھوں حسیں ہوں گے مجھ سے دنیا میں
صورت و سیرتِ ’’مسرور‘‘ بہت بھائی ہے

ہو عطا نورِ بصارت رُخِ زیبا دیکھوں
دستِ قدرت کو مسیحائی کی زیبائی ہے

وہ بہت صاحبِ اوصاف حمیدہ ہے خلیقؔ
تب ہی دستارِ خلافت اُسے پہنائی ہے

عبدالحمید خلیقؔ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ

تبرکات

مغفرت الٰہی کے نظارے

قسط نمبر 2 آخر

(17)عورتوں کے لئے وہاں بہت ہی نرمی تھی اور عام حکم یہ تھا کہ جو عورت نماز پڑھے ،روزہ رکھے ،اپنی عزت کی حفاظت کرے اور خاوند کی نافرمان نہ ہو، وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(18)پھر ہم اور آگے چلے وہاں ایک شخص کا مقدمہ پیش تھا جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں فوت ہوا تھا۔ جب اس نے وفات پائی تو آنحضرت ﷺ بھی اس کے جنازہ کے لئے نکلے ۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا ’’حضور یہ ایک فاجر فاسق شخص تھا اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیے۔‘‘

آنحضرت ﷺحاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا ’’کیا کسی نے اسے اسلام کی کسی بات پر عمل کرتے دیکھا ہے؟‘‘لوگوں نے عرض کیا ’’ہاں یا رسول اللہ اس نے خدا کی راہ میں ایک رات پہرہ دیا تھا۔‘‘یہ سن کر حضور نے اس کی نماز پڑھی، اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور اس کی نعش کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ ’’اے مرنے والے ! تیرے دوستوں کا خیال ہے تو جہنمی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو یقیناً جنتی ہے اور اے عمر بن خطاب ! تو لوگوں کے تفصیلی اعمال نہ کریدا کر۔ بلکہ صرف یہ دیکھ لیا کرکہ آیاوہ اسلام کا مجملاً متبع ہے یا نہیں۔‘‘

(19)اسی طرح ایک مومن مجاہد جس کے اعمال کم تھے، اس کے نیکی کے پلڑے میں اس کا گھوڑا، گھوڑے کا چارہ اور اس کے گھوڑے کی لید اور پیشاب وغیرہ تک ڈالے گئے، یہاں تک کہ وہ پلڑااس کی غفلتوں اور گناہوں کے پلڑے سے بھاری ہو گیا اور وہ اپنے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر جنت کی طرف سرپٹ روانہ ہو گیا۔

اسی طرح لا تعداد انسانوں کی مغفرت اس طرح پر ہوئی کہ ان کو انبیاء،اولیاء ، نیکوں اور اہل اللہ سے صرف دوستی اور محبت تھی اورالْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے وعدہ کے مطابق وہ سب باوجود کمیٔ اعمال کے ان بزرگوں کے ہمسائے قرار پائے۔

(20)ایک جگہ دیکھا کہ خدا کا ذکر و تسبیح کرنے والوں کی ایک جماعت فرشتوں کے پَروں کے سایہ میں جنت کی طرف جارہی تھی۔ ان کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا جس کی طرف غفران نے اشارہ کر کے کہا کہ اس کا قصہ بھی عجیب ہے۔ ایک دفعہ باری تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے پوچھا کہ آج تم نے دُنیا میں کیا دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا ’’ الٰہی! تیرے کچھ بندے ایک مسجد میں تیرا ذکر بصد ذوق شوق کر رہے تھے۔‘‘

فرمایا :’’گواہ رہو کہ میں نے ان کو بخش دیا۔‘‘

فرشتوں نے عرض کیا کہ الٰہی ! اسی مجلس میں ایک شخص اور بھی موجود تھا مگر وہ ذکرِ الٰہی کے لئے نہیں آیا تھا کہ اپنے نجّ کے کسی کام کو آیا تھا۔

ارشاد ہوا کہ گواہ رہو۔ میں نے اسے بھی بخش دیا۔ ھُمُ الَّذِیْ لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ (ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوا کرتا) اور یہ وہ شخص ہے جس کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا تھا۔

(21)پھر ہم اور آگے بڑھے تو غفران نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو معرفت کی چادر اوڑھے چلا جاتا تھا۔ کہنے لگا کہ اس شخص کا قصہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔

اس شخص نے ایک بزرگ صحابی کی معیّت میں اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ کی طرف اس وقت ہجرت کی جب حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی تھی۔ مدینہ جا کر یہ شخص بیمار ہو گیا اور ایسا بے صبر ہوا کہ تیر کے پیکان سے اپنے ہاتھ کی رگیں خود کاٹ ڈالیں جن سے اتنا خون جاری ہوا کہ یہ مر گیا۔ اس کے دوست صحابی نے اُسے خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے مگر اپنے دونوں ہاتھ ڈھانکے پھرتا ہے۔

پوچھا ’’ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ‘‘

کہنے لگا کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا، اس لئے کہ میں نے اس کے نبی کی طرف ہجرت کی تھی۔ مگر یہ بھی فرما دیا کہ ہم تیرے ہاتھوں کو درست نہ کریں گے جن کو تونے خراب کیا ہے۔

یہ قصہ سُن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ (یا اللہ ! ان کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما) سو یہ شخص آج تک اسی حالت میں رہا۔آج اس دُعا کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کی مصیبت دُور ہو گئی اور یہ جنت کو جارہا ہے۔

(22)پھر اور آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کی بابت حکم ہوا ہے کہ اس کا حساب ہم خود ذاتی طور پر لیں گے۔ چنانچہ وہ شخص عرش کے سامنے حضوری میں پیش کیا گیا۔

ارشاد ہوا تجھے معلوم ہے کہ تونے ایسے ایسے بھاری گناہ دُنیا میں کئے تھے۔ اس نے عرض کیا۔’’ہاں اے میرے رب کئے تھے۔‘‘ اس کی بوٹی بوٹی خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی کہ بس اب جہنم کے سوا میرے لئے کوئی جگہ نہیں کہ اتنے میں ارشاد ہوا۔ دیکھ میں نے تیرے ان سب گناہوں کی دُنیا میں پردہ پوشی کی تھی۔ اب اسی طرح میں یہاں بھی ان کی پردہ پوشی کروں گا۔ جا اپنی نیکیوں کا اعمال نامہ لے جا اور اپنے گناہوں کارجسٹر یہیں ہمارے پاس چھوڑ جا۔ آگے ہم جا نیں ہمارا کام۔

(23)اس کے بعد ایک اور مقدمہ عدالت میں پیش ہو ا۔ ایک مجرم لایا گیا اور اس کے ساتھ ننانوے بڑے بڑے طومار رجسٹروں اور اعمال ناموں کے تھے۔ مجھے ارشاد ہوا۔ ’’دیکھو یہ تیرے اعمال نامے ہیں۔ اگر تجھے ان سے انکار ہے تو کہہ دے۔‘‘

اس نے عرض کیا ’’میرے مولا! جو کچھ ان میں لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔‘‘ ارشاد ہوا۔ ’’ کوئی عذر ہے۔‘‘ کہنے لگا ’’ کوئی نہیں۔‘‘

حکم ہوا کہ ہمارے ہاں تو تیرا ایک عذر اور ایک بڑی نیکی موجود ہے۔ تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ اس کے بعد ایک چِٹھی پیش کی گئی جس پر لکھا تھا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ حکم ہوا کہ اس چِٹھی کو اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھو۔

رکھتے ہی وہ پلڑا اتنا جُھک گیا کہ وہ سب طومار گناہوں کے اس کے مقابلہ میں بالکل ہلکے ہو گئے اور وہ شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہو ا بہشت بریں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

(24)اس کے بعد ہم ایک اور طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ خداوند عالم رب العالمین کی طرف سے ایک منادی کنندہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ اَیْنَ الَّذِیْ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (السجدۃ:17)

(کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو میری خاطر رات کے وقت بستروں سے الگ رہتے تھے)یہ سنتے ہی ایسے سب لوگ کھڑے ہو کر ایک جگہ جمع ہو گئے اور ان کو حکم ہوا جاؤ تمہیں بغیر حساب بخش دیا۔

(25)اس کے بعد ایک تیسر امقدمہ عدالت خاص میں پیش ہو ا۔ ایک شخص کو آگے لایا گیا اور حکم ہوا کہ اس کے صغیرہ گناہ اور چھوٹی چھوٹی خطائیں اسے پڑھ کر سناؤ، پھر پوچھو کہ تو نے یہ گناہ کئے تھے۔ مگر کبائر اس کے سامنے نہ پیش کرنا۔

صغائر کو سن کر وہ شخص کہنے لگا، ہاں مولا ! یہ سب میری غلطیاں مجھ سے ہی سر زد ہو ئی ہیں میں کیونکہ سچی باتوں کا انکار کر سکتا ہوں، اور ساتھ ہی وہ شخص دل میں ڈر رہا تھا کہ اب اس کے بعد میرے کبائر بھی ظاہر کئے جائیں گے کہ اتنے میں حکم ہوا ’’جا تجھے ہم نے بخشا ‘‘اور تیرے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی تجھے دی۔‘‘

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ

یہ دیکھ کر وہ بے چاراخوشی کے مارے بالکل دیوانوں کی طرح ہو گیا اور کہنے لگا ’’ یا الٰہی ‘‘ یہ تو میرے چھوٹے چھوٹے گناہ تھے ابھی بڑے بڑے گناہوں اور کبائر کو تو پڑھاہی نہیں گیا، ان کو بھی پیش کیا جائے۔‘‘

یہ سننا تھا کہ حاضرین کے بےاختیار ہنس پڑے اور وہ شخص بھی شرمندہ سا ہو کر جنت کی طرف روانہ ہوا اور پیچھے سے ایک فرشتہ نے مغفرت کی چادر اسے اوڑھادی۔

(26)جن اشخاص کو دُنیا میں اپنے قصوروں اور حدود کی سزا مل چکی تھی ان کے ساتھ تو خصوصاً وہاں نرمی اور شفقت کا سلوک ہو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص سے دُنیامیں ایک بُراکام سرزد ہو گیا تھا وہ خو د گیا اور حاکم وقت سے عرض کیا: حضور ! مجھ سے یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے، میں نے توبہ کی ہے، تم مجھے دُنیا میں سزا دے لو، میں اپنے رب کے آگے رو سیاہ ہونے سے دُنیاکی تکلیف برداشت کر لینا بہتر سمجھتا ہوں ۔ چنانچہ اُسے سنگسار کر دیا گیا اور جو حشر میں لا یا گیا تو اس کو ان خوش کُن الفاظ سے مخاطب کیا گیا اے میرے بندے ! ہمیں تیری اس توبہ کی اس قدر قدر و منزلت ہے کہ اگر وہ ایک پورے شہر کے گناہگاروں پر تقسیم کی جاتی تو ہم ان سب کو بخش دیتے۔

(27)ایک اور شخص کو دیکھا جس نے اپنے زمانہ حکومت میں رعایا پر بہت ظلم کئے تھے وہ سب مظلوم اس سے بدلہ لینے کے لئے وہاں حاضر تھے مگر جب یہ سنایا گیا کہ اس شخص نے آخری عمر میں اپنے سب مظالم سے توبۃالنصوح کر لی تھی اور مدینہ طیبہ ہجرت کر کے چلا گیا تھا اور وہیں مرا تھا تو اس اعلان سے یکدم ان تمام لوگوں پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ سب ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے ہم نے اس شخص کے سب قصور معاف کئے، خدا بھی اسے بخشے۔ چنانچہ وہ خوش خوش ہنستا ہوا وہاں سے جنت کی طرف رخصت ہوا۔

(28)اس سے بڑھ کر یہ کہ کروڑوں انسانوں کے حقوق العباد کا بدلہ خدا تعالیٰ نے مستحقین کو اپنے پاس سے بڑھ چڑھ کر ادا کر دیا اور ان مظلوموں نے نہایت خوشی سے اپنے دعوؤں اور حقوق سے دستبرداری داخل کر دی اور ان کے گناہ بخش دیئے گئے۔

نالائق اولاد جن پر ان کے ماں باپ بہت راضی اور خوش تھےوہاں محض اس لئے بخشی جارہی تھی کہ وہ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ کے قانون کے ماتحت خدا کا فضل جذب کر رہی تھی۔

(29)سب سے حیران کرنے والی بخشش میں نے دو شخصوں کے معاملہ میں دیکھی۔ دو جہنمی ایک طرف دوزخ میں جانے کے لئے کھڑے تھے کہ ایک مغفور شخص وہاں سے گزرا ایک جہنمی نے اس جنتی سے کہا۔

’’بھائی صاحب ! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہ ہوں

جس نے آپ کو فلاں جگہ ایک دفعہ پانی پلایا تھا۔'' اس پر دوسرا جہنمی بولا ''مجھے بھی تو آپ نہ بھولے ہوں گے۔ میں نے آپ کو فلاں جگہ ایک دن وضو کے لئے لوٹا بھر کر دیا تھا اب ہم تو جہنم کو جائیں گے اور آپ جنت کو۔'' یہ سن کر جنّتی کا دل پسیج گیا اور اس نے وہیں بار گاہِ غفور رحیم سے ان کے لئے دعا کی ۔ حکم ہوا ان کو بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

(30)ابھی ہم ان انظاروں سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ جہنم کی طرف سے سخت چیخوں کی آواز آنے لگی ۔ رپورٹ ہوئی کہ دو شخص بے حد غُل مچا رہے ہیں ۔ ارشاد ہوا۔ ''ان کو ہمارے رُوبرو پیش کرو۔ غرض وہ حضوری میں لائے گئے۔''

پوچھا گیا۔اتنا غُل کیوں مچاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ''الٰہی جل گئے ہیں۔ ہمیں اس عذاب کی برداشت نہیں ۔ ہم پر رحم ہو۔ ارشاد ہوا۔ جاؤ فی الحال اپنی جگہ چلے جاؤ۔ تمہارے معاملہ پر غور ہو گا۔ یہ سن کر ایک تو واپس جہنّم میں چلا گیا مگر دو سرا وہیں کھڑا رہا۔ حکم ہوا تو کیوں نہیں جاتا؟وہ عرض کرنے لگا۔ ''مولا ! کیا تو نے مجھے اسی لئے جہنّم سے نکالا تھا کہ پھر دوبارہ اسی میں ڈالا جائے۔''اس پر حاضرین ہنس پڑے۔ارشاد ہوا ''اے بےصبر! اچھا جا۔ ہم نے تجھے بخشااور ترے ساتھی کو بھی۔''

(31)غرض اسی طرح کے حالات دیکھتے ہوئے ہم ایک گروہ صحابہؓ کی طرف گئے وہاں بھی کچھ جھگڑے اور حساب کتاب شروع تھا۔ ایک صحابیؓ حاطب کے متعلق ان کے گواہوں نے بیان دیا کہ اس شخص نے اسلام اور آنحضرتﷺ سے وہ خیانت کی ہے کہ اس کی سزا دنیا میں سوائے قتل اور عاقبت میں سوائے جہنّم کے اور کچھ نہیں۔ اس نے کفار مکہ کو خط لکھا کہ آنحضرتﷺ تم پر یکدم مخفی حملہ کرنے والے ہیں ، تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اس نے حضور کا راز فاش کیا، کفار کو مد د دی ، اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کا پورا سامان مہیا کر دیا۔ اگر خداوند تعالیٰ کی طرف سے حضرت ختمی مآب کو بر وقت اطلاع نہ مل جاتی تو فتح مکہ کی ساری تجاویز درہم برہم ہو کر رہ جاتیں۔ اس سے بڑھ کر غدّار ہم کو تو کوئی نظر نہیں آتا۔ بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ تمہاری بات بالکل سچی ہے لیکن 2ھ میں ہمارا جو فرمان اہل بدر کے لئے جاری ہوا تھا اس کا ریکارڈ نکالو ۔ ارشاد کی دیر تھی کہ فرمان کے متعلق اہل بدر حضوری میں پڑھا گیا اور وہ یہ تھا۔

اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَاِنِّیۡ غَفَرۡتُ لَکُمۡ

(اب جو چاہو کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت ہر حال کر دی)

نیز ارشاد ہوا کہ بندوں کی بعض اہم خدمات ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے بعد ہم ان کو ایسا ہی انعام دیا کرتے ہیں۔ جانے دو حاطب کو اہل بدر کے ساتھ وہ مغفور ہے۔

(32) اس کے بعد سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا کا مقدمہ پیش ہوا۔ گواہوں نے کہا کہ یہ ایک دن شراب کے نشے میں بیٹھے اپنی ایک لونڈی کا گانا سن رہے تھے کہ خوش ہو کر فرمانے لگے۔ مانگ کیا مانگتی ہے۔ اس لونڈی کو حضرت علی ابن ابی طالب سے کچھ عناد تھا۔ کہنے لگی ''جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے علیؓ کو دو اونٹنیاں اپنے حصے کی ملی ہیں اور وہ فلاں احاطہ میں بندھی ہیں۔میرا جی چاہتا ہے کہ ان کی تازہ کلیجی بھون کر کھاؤں ۔''

اس پر یہ صاحب اٹھے اپنا خنجر سنبھالا اور اس حاطہ میں پہنچ کر ان زندہ اونٹنیوں کے پیٹ چاک کر ڈالے اور پیٹ کے اندر سخت بیدردی سے ہاتھ ڈال کر ان کی کلیجیاں کھینچ کر نکال لیں اور اس لونڈی کو لا کر دے دیں کہ کھالو۔ بعد میں وہ زخمی جانور وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ لوگوں نے حضرت علیؓ کو خبر کی وہ روتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ حضور ﷺان کو ساتھ لے کر ان صاحب کے ہاں تشریف لے گئے وہ نشہ میں کیا فرماتے ہیں۔

''کیاتم دونوں میرے باپ کے غلام نہیں ہو۔'' یہ سن کر آنحضرت ﷺ واپس تشریف لے آئے اور سمجھ لیا کہ وہ شراب کے نشّے کی وجہ سے ہوش میں نہیں ہے ۔ ان سے بات کرنا فضول ہے اس کے کچھ مدت بعد یہ صاحب احد کی جنگ میں مارے گئے ہم ان سے اس ظلم کا قصاص چاہتے ہیں جو ان سے سرزد ہوا تھا اور جو مذہب کے متعلق نہ تھا بلکہ انسانیت کے خلاف تھا اور گو اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی۔ پھر بھی اس کی اہمیت کم نہیں ہو جاتی۔کیونکہ یہ سخت قساوت قلبی اور ظلم ناحق کا مظاہرہ تھا جسے انسان کی فطرت دھکے دیتی ہے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو اس لئے ہم جو سائق ہیں اس کا قصاص طلب کرتے ہیں۔

بارگاہِ خداوندی سے ارشاد ہوا کہ ہم تو اس قصور کا قصاص پہلے ہی لے چکے ہیں۔حمزہ ہمارا شیر ہے لیکن ہم نے جو قصاص لیا ہے وہ بھی ظاہر ہے اور جو مقام قرب کا ہم نے اسے بخشا ہے وہ بھی ظاہر ہے کیا یہ صحیح نہیں کہ ایک لونڈی نے ان اونٹنیوں کو حمزہ سے کہہ کر مروایا۔ اسی طرح وحشی جو ایک غلام تھا اسے بھی انعام دے کر احد میں لایا گیا تھا اور اس کے حربہ نے حمزہ کا پیٹ اسی طرح چاک کیا جس طرح ان جانوروں کا پیٹ پھاڑاگیا تھا۔ پھر ہندہ زوجہ ابو سفیان نے حمزہ کا کلیجہ اس زخم میں سے اسی طرح نکالا جس طرح حمزہ نے ان جانوروں کے کلیجے نکالے تھے اور جس طرح اونٹنیوں کے جگر کباب بنا کر کھائے گئے تھے اسی طرح حمزہ کا جگر بھی ہندہ نے میدان احد میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر چبایا اور دوسری اونٹنی کے بدلہ میں اس عورت نے ان کو مثلہ بھی کیا یعنی ان کے ناک ، کان اور ہونٹ کاٹ کر، ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالے اور میدان جنگ میں فخریہ لوگوں کو دکھاتی پھری اور انہوں نے جو آنحضرتﷺ کو اپنے باپ کا غلام کہا تھا تو ایک حبشی غلام ہی نے ان کا کام تمام کیا اور یہ نصیب نہ ہوا کہ کسی معزّز سردار قریش کے ہاتھ سے مارے جاتے اب بتاؤ کہ کون سی چیز ہے جس کا قصاص حمزہ سے نہ لیا گیا ہو اونٹنیوں کا جگر کھانے والی بھی ایک مغنّیہ تھی اور حمزہ کا جگر کھانے والی بھی ایک گانے والی تھی جو میدانِ اُحد میں وہ مشہور گیت گاتی پھرتی تھی جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

نَحۡنُ بَنَاتُ الطَّارِقِ نَمۡشِیۡ عَلَی النَّمَارِقِ

ہاں چونکہ وہ ہمارا محبوب بندہ تھا ہم نے اس قصاص کو بھی ایک عزت کی شکل دے دی۔ اس کا احد میں مارا جانا اس کے سید الشہداء ہونے کا باعث ہوا اور باقی باتیں جو مرنے کے بعد اس سے کی گئیں ان سے بھی اسے کوئی تکلیف اور اذیّت نہ ہوئی، نہ مُثلہ ہونے کی ،نہ کلیجہ نکالنے کی اور نہ کلیجہ چبانے کی۔ پس ہم نے ایک ایسی عزت والی مغفرت کی چادر اس پر اوڑھا دی جس کی وجہ سے اس کے مدارج بھی بلند ہو گئے اور تمہارا دعویٰ قصاص بھی پورا ہو گیا۔ اب اسے لے جاؤ اور جنت میں اس کے بھتیجے کے پاس ہی اس کا مقام بھی بنا دو۔ ہم اس سے راضی ہیں اور وہ ہم سے۔

(33)یہ فیصلہ سننے کے بعد ہم آگے بڑھے ۔ ایک مسلمان کو دیکھا کہ اس کا ہر عمل عیب دار تھا اور سوائے اس کے اس نے شرک نہیں کیا تھا۔ باقی ہر طرح اس کی زندگی گناہگارانہ تھی۔ قریب تھا کہ جہنم کے فرشتے اسے کھینچ کر لے جائیں یہ پُر رعب و پُر شوکت آواز فضا میں بلند ہوئی۔

مَنۡ عَلِمَ اَنِّیۡ ذُوۡ قُدۡرَۃٍ عَلٰی مَغۡفِرَۃِ الذُّنُوۡبِ
غَفَرۡتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیۡ مَا لَمۡ یُشۡرِكۡ بِیۡ شَیۡئًا

اور یہ شخص گو بڑا گناہگار ہے مگر اسے ہمیشہ یہ یقین تھا کہ میراخدا اغفور الرحیم ہے پس اس یقین کی وجہ سے میں اسے بخشا اور جنت میں داخل کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا آدمی کھڑا تھا جس کے نامۂ اعمال میں پہلے ورق سے آخر ورق تک نافرمانیاں اور غفلتیں ہی غفلتیں لکھی تھیں، لیکن ہر صفحہ پر اس کے ایک دواستغفار بھی ضرور لکھے ہوتے تھے جو گاہے بگاہے خدا سے مانگ لیا کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ میں نے اپنے اس بندے کے سب گناہ اس کے استغفار وں کی وجہ سے محو کر دیئے۔

(34) پھر ایک اندھے کی بابت جھگڑا شروع ہوا۔ بارگاہِ الٰہی کی طرف سے حکم آیا کہ ہم نے اس کی دو نہایت پیاری عزیز آنکھیں لے لیں ۔ اب یہ مستحق ہے کہ ہم اس کی مغفرت کریں ۔

(35)آگے چل کر لاانتہا بیماروں اور مصیبت زدہ مفلسوں کا ایک جم غفیر تھا جن کے لئے یہ حکم ہوا کہ جن لوگوں کی مغفرت کا مجھے خیال ہوتا ہے ان کو میں دُنیا سے رخصت نہیں کر تا۔ جب تک ان کے ایک ایک گناہ کے بدلے ان کو جسمانی امراض اور رزق کی تنگی دے کر انہیں جنت میں جانے کے قابل نہیں بنا لیتا۔

لَا اُخۡرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنۡیَا اُرِیۡدُ اَغۡفِرۡ لَہٗ حَتّٰی اَسۡتَوۡفِیَ
کُلَّ خَطِیۡئَۃٍ فِیۡ عُنُقِہٖ بِسُقۡمٍ فِیۡ بَدَنِہٖ وَاِقۡتَارٍ فِیۡ رِزۡقِہٖ

خاکسار بھی چونکہ اپنے بچپن کے زمانہ سے ہمیشہ بیماری میں مبتلا رہا ہے اس لئے یہ ارشاد سن کر بے حد خوش ہوا اور اپنی سب تکالیف مجھے راحت نظر آنے لگیں ۔ تھوڑی دیر بعد میں نے غفران سے کہا۔

'' بھائی ! بہت کچھ نمونہ جناب الٰہی کی مغفرت کا میں نے دیکھ لیا۔یہاں کا معاملہ تو ایک بحر ناپیدا کنار ہے اور میں اب تھک بھی گیا ہوں اب تُو مجھے واپس لے چل۔ چنانچہ ہم واپس ہوئے۔ مگر راستہ میں میری تکان کو دیکھ کر اس نے مجھے باتوں میں مصروف رکھا اور بتایاگیا کہ مغفرت کی بعض وجوہ اور اسباب کیا ہیں چنانچہ مختصراًعرض کرتا ہوں ۔''

1۔ یہ کہ کوئی شخص خواہ اس کا کتنا ہی ایمان ہو یا کتنے ہی اعلیٰ عمل ہوں ابدی جنت اوردائمی مغفرت کا وارث صرف اپنی کوشش کی وجہ سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ سب چیزیں جاذبِ فضل خدا ہیں۔ پس اصل چیز فضل الٰہی ہے اور کسی انسان کی نجات عمل پر نہیں بلکہ فضل پر موقوف ہے۔

2۔ دوسرا اصل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ بڑا ہی نکتہ نواز ہے۔

3۔ تیسرا یہ کہ وہ بالا رادہ غفور الرحیم ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کوبے حساب بخشتا ہے اور کسی کو ہلکا سا حساب لے کر اور کسی سے پورا حساب مانگتا ہے۔

4۔ اس کا رحم ہمیشہ اس کے غضب پر غالب ہے۔

5۔ اس کی سب سزائیں بھی کسی حکمت ،مصلحت اور اصلاح پر مبنی ہیں نہ کہ خفگی اورغصہ پر ۔ یہاں تک کہ جہنم بھی ایک شفاخانہ ہے اور عارضی ہے نہ کہ دائمی۔

6۔ تمام مخلوقات میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو کسی کا کوئی گناہ بخش سکے۔گناہوں کی بخشش صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مخصوص ہے۔ اِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ۔

7۔ اس کی درگاہ ظلم کے عیب سے بالکل پاک ہے۔ وہاں تو رحم ہے یا انصاف ہے یامناسب سزا۔

8۔ نیکی کا بدلہ نیک ہے بلکہ بہت بڑھ کر ملتا ہے۔ بدی کی سزا بڑھا کر نہیں بلکہ اتنی ہی دی جاتی ہے اگر کوئی نیکی کی صرف نیت کرے تو اس نیت کا اجر بھی ملتا ہے لیکن بدی کی نیت کرے اور کر نہ سکے تو کوئی سزا نہیں اور اگر بدی کا ارادہ کر کے پھربدی کرنے سے پہلے ہی اس سے باز آجائے تو پھر نیکی محسوب ہوتی ہے نہ کہ بدی۔

9۔ استغفار کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہے۔

10۔ کوئی دوسرا شخص کسی کے لئے مغفرت کی دُعا کرے تو وہ نہ صرف اسی شخص کےلئے مقبول ہوتی ہے بلکہ دُعا کرنے والا بھی برابر کی مغفرت کا حصہ پاتا ہے اورزندوں کا بہترین ہدیہ مُردوں کے لئے استغفار کیا ہے۔

11۔ غفور الرحیم خدانے بے انتہا فرشتے عالمین کے ہر گوشہ اور کونہ کونہ میں بٹھا رکھے ہیں اور ایک نہایت معزّز اور مقرب طبقہ ملائکہ کا اپنے عرش کے گرد مقرر کیا ہے تا کہ وہ ہر وقت انسانوں کے لئے مغفرت کی دُعا اور سفارش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ مغفرت کرنے سے نہیں ہچکچا تا خواہ کسی مومن کے گناہ پہاڑ جتنے ہوں یا آسمان تک ہوں اور ہر روز لا انتہا گناہ انسانوں کے اس غفور الرحیم

کے فضل و کرم سے یونہی معاف ہوتے رہتے ہیں۔

12۔آخرت میں تمام انبیاء خصوصاً سر تاج انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بلکہ دیگر جملہ مقربین بھی شفاعت کا اِذن پائیں گے اور لا تعداد مخلوق ان کی شفاعت سے بخشی جائے گی اور نہ صرف بزرگوں اور نیکوں بلکہ قرآن مجید اور اس کی سورتوں کی سفارش اور شفاعت بھی گنہگاروں کی مغفرت کرائے گی۔

13۔ بالآخر وہ غفور الرحیم یہ کہہ کر اپنا ہاتھ جہنم میں ڈالے گا کہ سب شفاعت کرنےوالے اپنی اپنی شفاعت کر چکے، اب مجھ رحمان، حنّان، منّان کی شفاعت کی باری ہے یہ کہہ کر وہ باقی ماندہ سب سزا یافتوں کو نکال لے گا جہنم اپنے سکان سے خالی ہو جائے گا اور رحمت الٰہی کی نسیم اس کے دروازوں کو کھڑ کھڑائے گی اور فرعون اور ابو جہل تک بھی ایک محدود زمانہ کے بعد بخشے جائیں گے اور اس غفور الرحیم کی مغفرت کی چادر میں لپٹے ہوئے نظر آئیں گے جہنم تبھی تک مجرم کو اپنے اندر رکھے گی جب تک کہ اس کی اصلاح نہ ہو جائے ۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حَتّٰی اِذَا ھَذَّبُوْا وَاتَّقُوْا یعنی جو نہی تہذیب ، اخلاق اور پاکیزگیٔ قلب وہاں مجرم کو حاصل ہوگئی اور وہ اس قابل ہو گیا کہ جنتیوں کے ساتھ مل کر بکمال اخلاق و نیکی اپنی زندگی وہاں پُر امن طور پر بسر کر سکے اسی وقت وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

14۔ بعض لوگ اس وسوسہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق ہے تو پھر وہ کیوں اُن کو دوزخ میں ڈالے گا۔ سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ جہنم تو دراصل معاند مشرکین ، سخت ترین مفسدین اور خدا و رسول ﷺ کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہی ہے ۔ ماں باپ بھی جب اُن کی اولاد متمرد اور سرکش ہو جائے تو ان سے بیزار اور ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ایسے لوگوں کے سوا گنہگاروں کے ساتھ جو سلوک یہاں ہو رہا ہے وہ تو نے آج خود دیکھ ہی لیا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (المؤمنون: 92)

اعمال صالحہ

ان باتوں کے سوا جو تیری نظر سے گزریں اور ہزاروں طریقے مغفرت الٰہی کے اجراء کے ہیں اور لاکھوں اعمال ایسے ہیں جن کو حضرت غفور الرحیم پسند کر کے اس شخص پر اپنی مغفرت کا نور چڑھا دیتے ہیں۔کہیں نماز روزہ، اخلاق پسندیدہ ، بزرگوں کو خوش رکھنا، والدین کی اطاعت ، خاوند کی فرمانبرداری، یتیموں کی پرورش، صدق و خیرات، توبہ استغفار ، تبلیغ ، ذکر الٰہی، خشیت اللہ اور تقویٰ، خدا تعالیٰ پر امید رکھنا ، کبائر سے بچتے رہنا۔ بزرگوں کا ادب کرنا، دوسروں کے قصور معاف کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا ، احسان بکثرت اور محبت کے ساتھ دُرود پڑھنا، اخلاص، جہاد، قربانیاں، تلاوت قرآن مجید وغیرہ۔

غرض تمام اچھے طریقے بلکہ اور جملہ نیک اعمال مومنوں کے لئے مغفرت کو جذب کرتے ہیں اور بعض دفعہ اس درگاہ کی نکتہ نوازی ہی انسان کی بخشش کا موجب ہو جاتی ہے۔ تیرا پھر بھی ادھر آنا ہوگا تو باقی مضمون تجھے سناؤں گا۔

غفران کی باتیں ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں کہ وہی بڑا دروازہ جس سے ہم میدان حشر میں داخل ہوئے تھے نظر آنے لگا ۔ اسے دیکھتے ہیں جو ربودگی مغفرت الٰہی کے نشہ کی مجھ پر مستولی تھی وہ جاتی رہی اور میں بیدار ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ گھر میں اپنے پلنگ پر کاغذ قلم لئے یہی مضمون لکھ رہا ہوں ۔ مگر میں نےاپنے پورے ہوش میں صرف یہ آخری فقرہ لکھا کہ

آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

****

انجینئر محمود مجیب اصغر

قرآن حکیم اور قوت ثقل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو‘‘۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 652)

سائنس کی دنیا میں کشش ثقل Gravitation Force کا نظریہ نیوٹن نے پیش کیا تھا نیوٹن کا زمانہ 1642ء- 1772ء کا ہے۔وہ تاریخ کے اعلیٰ ترین سائنسدانوں میں شمار ہوتا ہے۔

دراصل سائنس میں تدریجی ترقی ہوئی ہے۔اگرچہ زمین کے اپنے محور کے گرد اور تمام سیاروں کو ہمارے نظام شمسی میں سورج کے گرد گھومنے کا تصور ایک مسلمان سائنسدان ابو سعید احمد بن محمد بن عبد الجلیل سجستانی (951ءتا1024ء)پیش کر چکا تھا لیکن بطلیموس Ptolemy 90ء تا 168ء کی کتاب المجسطی Almagest کے غیر معمولی اثر کی وجہ سے یہ نظریہ ایک لمبا عرصہ نظروں سے اوجھل رہا اور لوگ زمین کو بدستور ساکن مانتے چلے گئے اور سورج اور باقی سیاروں کے زمین کے گرد گھومنے کے تصور پر قائم رہے حتیٰ کہ نیکولیس کوپر نیکس Nicklaus Copernicus نے زمین سمیت تمام سیاروں کے سورج کے گرد گھومنے کے تصور کو اُجاگر کیا اور وہی اس نظریے کا بانی سمجھا جاتا ہے۔

اس نظریے کی تصدیق Galileo (1564ء-1642ء)کی دور بین کی ایجاد سے ہو گئی اس کے بعد Johannes Kepler) 1630 _ 1571) نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج باقی سیاروں پراپناقوی اثرڈال رہاہےاوراس کےخیالوں میں مقناطیس قسم کی کوئی قوت سورج اور باقی سیاروں کے درمیان کار فرماہے اس کے پچاس سال بعدنیوٹن نےUniversal Law of Gravitational Force پیش کیا اور ثابت ہوگیا کہ کیپلر کا اصول کشش کا قدرتی نتیجہ تھا۔

لکھا ہے۔ ترجمہ: زمین پر سیب گرنے کے واقعہ پر غور کرتے ہوئے سر آئزک نیوٹن (1643، 1727ء) نے اپنی تین جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب اصول میں کشش ثقل کی حیرت انگیز قوت کا باضابطہ اعلان کیا اور اس قوت کے بارے میں ہر قسم کے ذہن میں اُبھرنے والے سوالات کے جواب دیئے۔

Astronomy Manual by Jame A Green)
(_Haynes publishers p:13

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو ۔ (الرعد :3)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس سورۃ کے تعارفی نوٹ میں فرماتے ہیں۔

’’ کائنات کے رازوں میں سےسب سے بنیادی بات جو یہاں پیش کی گئی ہے وہ کشش ثقل Gravity کی حقیقت ہے۔ فرمایا کہ زمین اور آسمان از خود اتفاقاً اپنے مدار پر قائم نہیں بلکہ تمام اجرام فلکی کے درمیان ایک ایسی قوت کام کر رہی ہے جسے آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتےاس قوت کے نتیجہ میں اپنے مدار پر قائم سارے اجرام فلکی گویا ستون پر اٹھائے ہوئے ہیں علم فلکیات کے ماہرین کشش ثقل کی یہی تعبیر کرتے ہیں۔‘‘

’’ایک دفعہ پھر اس امر پر زور دیا کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی طاقتیں ہیں جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے جیسا کہ کشش ثقل کو بھی نہیں دیکھ سکتے تو پھر ننگی آنکھوں سے ان طاقتوں کے پیدا کرنے والے کو کیسے دیکھ سکو گے۔‘‘

****

ڈاکٹر فضل الرحمٰن۔ تنزانیہ

پیشگوئی مصلح موعودؓ اور سبز اشتہار ایک ضروری وضاحت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف براہین احمدیہ کی اشاعت کے ذریعہ ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔تمام دیگر مذاہب پر اسلام کی عظمت اور حقانیت ثابت کرنے کے لئے نشان نمائی کا دعویٰ فرمایا اور ہر طالب حق کو دعوت دی کہ جو نشان دیکھنے کی طلب رکھتا ہو وہ نیک نیتی سے حضرت اقدسؑ سے اس کا متمنی ہو سکتا ہے۔ اس پر قادیان کے ہندوؤں نے 1885ء میں ایک خط حضرت اقدس علیہ السلام کو تحریر کیا کہ ہم جو آپ کے قریب رہنے والے ہیں ہمارا زیادہ حق ہے کہ ہمیں اسلام کی سچائی کا کوئی نشان ایک سال کے اندر اندر دکھایا جائے۔اس خط پر دس ہندوؤں نے دستخط کئے۔جب یہ خط حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ان ہندوؤں سے وعدہ فرمایا کہ ایک سال کے اندر اندر انہیں اسلام کی عظمت اور منجانب اللہ ہونے کا نشان دکھایا جائے گا۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت توجہ سے دعا کرنے کی خاطر مکمل تخلیہ اور انقطاع الی اللہ کا فیصلہ فرمایااور قادیان سے ہوشیار پور کا سفر بہ نیت چلہ کشی اختیار فرمایا۔40دن کی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری سے نوازا۔اس پیشگوئی کے اظہار کے لئے حضرت اقدسؑ نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جو پیشگوئی کی تفصیل پر مشتمل ہے اور پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے جماعت میں مشہور ہے۔ اس اشتہار میں بیٹے کی پیدائش کا اعلان تو تھا مگر وقت کی تعین نہیں تھی کہ کب پیدا ہو گا۔ چنانچہ 22 مارچ 1886ء کو حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں اس موعود بیٹے کی پیدائش کی میعاد 9 سال ظاہر فرمائی۔

میرے اس نوٹ کا مقصد اُس غلط فہمی کو دور کرنا ہے جو بڑی کثرت سے جماعت میں راہ پا گئی ہے اور اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ 20 فروری کو جو پیشگوئی مصلح موعود شائع ہوئی وہ سبز رنگ کے کاغذ پر شائع کی گئی تھی اور پیشگوئی مصلح موعود اور سبز اشتہار ایک ہی چیز ہیں جبکہ یہ بات درست نہیں اور یہ دو علیحدہ علیحدہ اشتہار ہیں جو مختلف وقتوں میں شائع کئے گئے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی اشاعت کے جلد بعد جس بچے کی پیدائش ہوئی وہ آپ کی بیٹی صاحبزادی عصمت بی بی تھیں۔جن کی بعد ازاں وفات ہوگئی۔اس پر ہندوؤں اور دوسرے مخالفین کی جانب سے حضرت اقدس علیہ السلام پر پیشگوئی پوری نہ ہونے کا الزام لگا کر تمسخر کیا گیا۔پھر اگلے سال 7۔اگست 1887ء کو ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بشیر رکھا گیا جسے جماعت میں بشیر اوّل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ فرزند 4 نومبر 1888ء کو وفات پا گیا۔ بشیر اوّل کی وفات سے مخالفین کو بے حد شوروغوغا اور استہزاء کرنے کا ایک اور موقع ہاتھ آگیا۔ یہ وقت حضرت اقدسؑ کے معتقدین کے لئے بھی بڑے ابتلاء کا باعث تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس پر ایک رسالہ شائع فرمایا جس کا نام ’’حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر‘‘ رکھا گیا۔ یہ رسالہ کئی صفحات پر مشتمل تھا اور اسے سبز رنگ کے کاغذ پر شائع کیا گیا۔ اس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء تھی۔یہی وہ رسالہ ہے جو سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہوا۔ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے وضاحت فرمائی کہ پسر موعود کے لئے 9 سال کی میعاد مقرر تھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی اور بچہ پیدا نہیں ہو گا لیکن وہ موعود اس عرصہ میں ضرور پیدا ہوگا جس کی پیشگوئی 20 فروری 1886ءکے اشتہار میں کی گئی تھی۔ اسی سبز اشتہار میں حضور نے اپنا ایک کشف بھی بیان فرمایا کہ آپ نے مسجد کی دیوار پر محمود لکھا ہوا دیکھا اور فرمایا کہ اب جو لڑکا پیدا ہو گا اس کا نام بشیر اور محمود ہوگا۔ چنانچہ 12 جنوری 1889ء کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کی پیدائش ہوئی جو 20 فروری 1886 کی پیشگوئی پسر موعود اور مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ مختصراً یہ یاد رکھنا چاہئے کہ

1۔پیشگوئی مصلح موعود 20 فروری 1886ء کو عام سفید کاغذ پر شائع ہوئی

2۔حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر یکم دسمبر1888ء کو سبز رنگ کے کاغذ پر شائع کی گئی۔ (سبز اشتہار)

****

ذیابیطس (شوگر) کی بیماری

(سوال وجواب کی شکل میں)

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔کینیڈا

س۔ذیابیطس کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی کیا ہیں ؟

ج۔ذیابیطس کا لفظ یونانی اور لاطینی زبانوں کے دو لفظوں کو ملا کر بنایا گیا ہے جس کے معنی میٹھی چیزوں کو گزارنا ہے ۔

س۔ اس مرض کی علامات کیا ہیں اور یہ کب پیدا ہوتی ہے ؟

ج۔ابتداءمیں دو خاص علامات کا اظہار ہوتا ہے یعنی پیشاب بکثرت آنا اور پیشاب میں گلوکوز کی مقدار زیادہ ہو جانا۔ ذیابیطس کے مرض میں خون میں شوگر کی مقدار غیرمعمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے اور گلوکوز کی یہ زائد مقدار پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے جو جسم سے انسولین کی کمی یا تقریباً خاتمے کی وجہ سے جنم لیتی ہیں جس کے نتیجہ میں کاربوہائیڈریٹس، پروٹینز اور فیٹس کے جزو بدن بننے سے خرابیاں ہوتی ہیں ۔طبّی دنیا زمانہ قدیم سے اس مرض سے باخبر ہے۔ ماضی کے مقابلے میں آج اس میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے ۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس کی شرح زیادہ ہے جس کی وجہ اشیائے خوردونوش کی فراوانی ہے ۔

س۔جسم میں شوگرکی مقدار معلوم کرنے کا کونسا طریقہ زیادہ مروج ہے اور ناشتہ سے پہلے اور بعد میں خون میں شوگر کی نارمل مقدار کتنی ہوتی ہے ؟

ج۔شوگر کی مقدار معلوم کرنے کے لئے صبح کے ناشتہ سے پہلے بلڈ گلوکوز معلوم کرنا اور ناشتہ کے دو گھنٹے بعد دوبارہ چیک کرنے کا طریقہ زیادہ مروج ہے ۔ ناشتے سے پہلے خون میں شوگر کی نارمل مقدار 100ملی لیٹرز خون میں 80سے 120ملی گرام تک ہوتی ہے ۔ جو کہ ناشتے کے دو گھنٹے بعد 180 تک ہونی چاہئے ۔

س۔اگر شوگر ان حدود سے اوپر چلی جائے تو کیا ہوتا ہے اورذیابیطس کی دیگرمزید علامات کیا ہیں ؟

ج۔جس شخص کے خون میں شوگر کی مقدار اس تناسب سے اوپر چلی جائے تو اسے ذیابیطس کا مریض قرار دیا جاسکتاہے، مریض بھوک پیاس شدت سے محسوس کرتا ہے اور جسم میں سوئیاں چبنے کا احساس ہوسکتاہے ،اگرچہ ہر وقت کھاتا پیتا ہی دکھائی دیتا ہو ،لیکن اس کا وزن بڑھنے نہیں پاتا،مریض جلد تھک جاتا ہے،مریض جسمانی اور ذہنی طور پر تھکاوٹ محسوس کرتا رہتا ہے، جسم میں خون کی کمی ہوتی ہے،قبض ہو سکتی ہے۔جنسی اعضاء کے ارد گرد خارش کا احساس ہوتا اور جنسی خواہشات بھی ایک نارمل شخص کے مقابلے میں کم ہو جاتی ہیں،ہر وقت نیند کا غلبہ رہتا ہے ،نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

س۔اس مرض کے اسباب کیا ہیں اور کیسے لوگ ذیابیطس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں اور کیا یہ موروثی بھی ہوتا ہے ؟

ج۔ چینی اور مصفّی کاربوہائیڈریٹس زیادہ کھانے سے نیزپروٹینز اور فیٹس زیادہ کھانے سے بھی ایسا ہو جاتا ہے کیونکہ پروٹینز اورفیٹس کی زیادہ مقدار بھی شوگر میں تبدیل ہو جاتی ہے جو ذیابیطس کا باعث بن سکتی ہے ۔عموماً موٹے افراد میں ذیابیطس کا شکار ہونے کے زیادہ امکانات عام آدمی سے چار گنا زیادہ ہوتے ہیں اور زیادہ موٹے لوگوں میں 30 گنا زیادہ امکانات ہوتے ہیں ۔موروثی طور پر کینسر ،ٹی بی،اور دماغی امراض کی طرح ذیابیطس لاحق ہو سکتا ہے ۔

س۔ذیابیطس زیادہ تر عمر کے کس حصے میں لاحق ہوتی ہے ؟

ج۔ذیابیطس عمر کے کسی حصے میں بھی لاحق ہو سکتی ہے۔بچے سے لے کر بوڑھے تک سب اس مرض کے شکار ہو سکتے ہیں ۔لیکن زیادہ تر افراد درمیانی یا بڑی عمر میں اس کے مریض بنتے ہیں ۔اندازہ کیا گیا ہے کہ 80 سے85فیصد تک مریض 45سال یا اس سے زائد عمر کے ہیں ۔

س۔ذیابیطس کے علاج میں سب سے زیادہ اہم بات کیا ہے اور ذیابیطس کا علاج کیا ہے نیزذیابیطس کے مریض کو کیسی غذا استعمال کرنی چاہئے ؟

ج۔اس کے علاج کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اصل اسباب کا خاتمہ کیا جائے اس کے بعد مریض کی مکمل صحت یابی کے لئے لائحہ عمل اختیار کیا جائے ۔اس کے علاج میں بنیادی بات یہ ہے کہ مریض کی خوراک صرف دودھ اور سبزیوں پر مشتمل ہونی چاہئے۔ مریض کو کم کیلوریز اور کم فیٹس والی اعلیٰ کوالٹی کی قدرتی الکلائن غذائیں استعمال کرنی چاہئیں ۔فروٹ،بادام ،اخروٹ،مونگ پھلی ،سبزیاں،گندم اور چنے کے آن چھنے آٹے کی روٹی اور ڈیری کی مصنوعات ذیابیطس کے مریض کے لئے مفید غذائیں ہیں ۔

س۔مریض کو کون سی غذائیں کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے؟

ج۔مریض کو نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے، نشاستہ آسانی سے ہضم نہیں ہو سکتا اور غیر ہضم شدہ زائد نشاستے سے نجات پانے کیلئے گردوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ۔تاہم پیشاب میں شوگر آنے لگتی ہے۔مریض کو بسیار خوری سے بھی بچنا چاہئے۔مریض کو دن میں تین بار زیادہ مقدار میں کھانے کی بجائے چار پانچ بار تھوڑا تھوڑا کر کے کھاناچاہئے ۔ زمین کے اندر پیدا ہونی والی اشیاء عموماً نقصان دہ ہوتی ہیں جیسا کہ آلو، شکرقندی وغیرہ،اسی طرح مٹر بھی مفید نہیں ہیں۔فرائی شدہ، نیز چٹ پٹے مصالحوں، زیادہ نمک، پکوڑوں سموسوں ، چسکے دار غذاؤں، رس کیک اور اس طرح کی تمام اشیاء سے بچنا چاہئے۔

س۔مریض کی خوراک کا مناسب پروگرام کیا ہونا چاہئے اور دن میں کھانا کتنی بار کھانا چاہئے ؟

ج۔نہار منہ نیم گرم پانی کا ایک گلاس جس میں لیموں کا رس نچوڑاہوا ہو پینا چاہئے ۔ناشتہ تازہ پھل (ماسوائے کیلا)یا رات کو پانی میں بھگویا ہوا آلو بخار ا۔ان چھنے آٹے کی آدھی روٹی دودھ کے ساتھ کھانی چاہئے، مفید موسمی پھلوں اور سلا دکی سموذی بھی پی سکتے ہیں۔ ناشتے کے دو گھنٹے بعد مٹھی بھر بھُنے ہوئے چنے اور بعد ازاں دو گلاس پانی تھوڑے وقفوں سے۔

دوپہر کے کھانے میں ابلی ہوئی یا کم پکائی ہوئی سبز پتوں والی سبزیاں ہونی چاہئیں مثلاً پھول گوبھی ،بندگوبھی،ٹماٹر،پالک،شلجم کے ساتھ ان چھنے آٹے کی چپاتی ایک گلاس لسی یا پاؤ بھر دہی مفید ہے۔سہ پہر کھانے کے دو گھنٹے بعدایک پلیٹ موسمی پھل اور بعد ازاں دو گلاس پانی تھوڑے وقفوں سے تازہ پھلوں یا سبزیوں کا جوس پیا جا سکتا ہے۔

رات کا کھانا میں تازہ کچی سبزیوں سے بنا ہوا سلاد پیالہ بھر کھا لیجئے ۔بعد ازاں اُبلی ہوئی کچی سبزیاں بھی کھائی جا سکتی ہیں۔سوتے وقت گلاس بھرگرم دودھ پینا چاہئے ۔

س۔ ذیابیطس کے مریض کے لئے گوشت کھانا کیسا ہے ؟

ج۔مریض کو کسی بھی قسم کا گوشت نہیں کھانا چاہئے کیونکہ یہ خون میں زہریلے مادوں کا سبب بنتاہے،جس سے جسم میں شوگر برداشت کرنے کی اہلیت کم ہو جاتی ہے، الغرض گوشت کھانا سخت نقصان دیتا ہے ۔

س۔ذیابیطس کے مریض پر ہیز نہ کرنے کا کیا جوازبناتے ہیں اور اُنہیں کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ؟

ج۔بالعموم ایسے بدپرہیز لوگ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کب موت آجائے کیوں نہ وہ کھائیں جو دل چاہے،ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ موت نہ آئی اور جینا پڑ گیا تو کیا کریں گے، الغرض برین ہیمرج وغیرہ کی صورت میں اپاہج ہونے کی ناقابل بیان تکلیف دہ حالتوں سے بچنے کیلئے بہتر ہے کہ پر ہیز کریں اور اپنی صحت اور زندگی کی حفاظت کریں، ایسے مریضوں کو چائے،کافی اور کوک سوڈا وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے ۔آٹے یا میدے کی بنی ہوئی مصنوعات،چینی،بند ڈبہ پھلوں،مٹھائیوں،چاکلیٹ ،سموسے ،باریک پسے ہوئے اناج اور شراب وغیرہ سے سختی سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے ۔

س۔ ذیابیطس کے علاج میں ورزش کیا اہمیت رکھتی ہے ؟

ج۔ورزش بھی اس بیماری کے علاج کے لئے بہت مفید ہوتی ہے ۔جن میں ہلکی پھلکی گیمز۔جاگنگ۔تیراکی اور یوگا کی ورزش بہت مفید ثابت ہوتی ہے ۔ یو گا جملہ امراض انسانی کا مفت ، بے ضرر مگر موثر علاج ہے، جم میں باقاعدہ کم از کم گھنٹہ مختلف قسم کی ورزش کرنا بہت فوائد دیتا ہے، موسم کی مناسبت سے صبح ،شام باہر پیدل تیز چلنے کی ورزش بہت مفید ہے۔

س۔ایسے مریضوں کے ساتھ معالج کو کیسا برتاؤکرنا چاہئے؟

ج۔مریضوں کے دل سے یہ بات نکالنی چاہئے کہ وہ ناقابل علاج ہیں بلکہ اس بات کا احساس دلانا چاہئے کہ اب وہ صحت یابی کی راہ پر گامزن ہیں، پرہیز ورزش اور دوا مل کر اُن کوٹھیک کر دیتے ہیں۔

س۔ ہومیو پیتھی میں شوگر کا کیا علاج ہے ۔جو آپ کے تجربہ میں کامیاب وموثرثابت ہوا ہو؟

ج۔شوگر کا ہومیو علاج:

Secale cornut. Uranium nitric,Natrium sulfuric,Lycopodium,Arsen alb,Acid phosphoric,Phaseolusnanus.

ترکیب تیاری: کسی ہومیو سٹور سے 30طاقت میں 30ایم ایل لیکوڈ فام میں تیار کروا لیں، پانچ تا دس قطرے دو چچ پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں، یا 30طاقت میں20ایم ایل لیکوڈ فارم میں تیار کروالیں اور 100گرام خالی ہومیو گولیاں خرید کر اوپر اس قدر چھڑکیں کہ کسی قدر گولیاں تر ہوجائیں۔ پانچ، سات گولیاں دن میں تین، چار مرتبہ چوس لیں۔

فوائد: ذیابیطس شکری کی خاص دوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دیگر امراض میں بھی مفید و موثر ہے۔ خون کی خطرناک کمی، جسے Pernicious Anaemia یا مہلک کمی خون، لیوکیمیا (سرطان خون) ہیمو گلوبن کی کمی شدید ضعف و نقاہت، چڑ چڑا پن، پیٹ پھولے رہنے کا احساس بھوک کی کمی، پیاس کی شدت، وغیرہ میں بفضل خدا ازحد موثرتجربہ شدہ نسخہ ہے۔

س۔اگر کوئی شخص مذکورہ بالا نسخہ خود تیار نہ کرسکے تو کسی کمپنی کا بنا بنایا نسخہ بتائیں جو تجربہ شدہ اور موثر بھی ہو؟

ج۔Dr Reckeweg کا تیار کردہ R40اور R130استعمال میں لائیں۔مارکیٹ سے خریدیں اگر کہیں نہ ملے تو براہ راست کمپنی سے منگوالیں۔اگر خود بنانا چاہیں تو فارمولا اوپر درج ہے، ایک شیشی میں دس گنا ہومیو ڈیلوشن (الکوحل) ڈال کر دس، بارہ زور دار جھٹکے دیں۔ اس سے یہ دوائی دس گنا زیادہ مقدار میں تیار ہو جائے گی اور اس طرح سستی پڑے گی۔

س۔ ذیابیطس کا بائیو کیمک علاج کیا ہے؟

ج۔ذیابیطس کا بائیو کیمک نسخہ ذیل میں لکھ رہے ہیں جو ایک مجرب نسخہ ہے۔

Calc phos 6X, Ferrurm phos 6X, Kali phos 6X, Natr phos 6X, Natr sulf 6x.

فوائد: شوگر کی جملہ علامات میں مفید ہے، بالغان 4، بچے 2گولیاں، ہر تین گھنٹے کے بعد،دس گنا شوگر آف ملک مذکورہ نسخہ میں ملا کر آدھا گھنٹہ خوب کھرل کریں تو یہ دوائی دس گنا مقدار میں تیار ہو جائے گی۔

س۔ ذیابیطس کا گھریلو نباتاتی علاج کیا ہے؟

ج۔ذیابیطس کا گھریلو نباتاتی علاج ذیل میں لکھ رہے ہیں۔جو خاکسار کے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

کریلا: تازہ کریلے کا رس نکا ل لیں، ایک چچ صبح شام پئیں اور اس کو آہستہ آہستہ بڑھا کر چار چچ تک لے جائیں۔ متواتر استعمال کرتے رہیں، اس سادہ علاج سے کئی مریضوں کو بفضل خدا بہت افاقہ ہوا ہے۔ تازہ کریلے کے ایک پاؤنڈ رس میں پوٹاشیم میٹابائی سلفیٹ بقدر دس گرین ملا لیں، اس سے رس خراب نہیں ہو گا۔ حالیہ سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کریلے میں انسولین سے ملتا جلتا ایک مادہ پایا جاتا ہے۔جو خون اور پیشاب میں شوگر کی مقدار کم کرتا ہے۔شوگر کے مریضوں کو اسے اپنی خوراک کا لازمی حصہ بنا لینا چاہیے۔

تخم جامن: (Jambol Seeds) یا (Syzygium) خشک کا سفوف بنائیں اور 1/4 چچ صبح شام استعمال کریں، یا اس دوا کا مدرٹنکچر بازار سے 450ایم ایل پیک میں خرید لیں 15قطرے صبح، شام پانی میں ملا کر استعمال کریں،جامن کی گٹھلیوں میں گلوکوسائیڈ(Glucoside)ہوتی ہے۔یہ نشاستے کو شوگر میں تبدیل ہونے سے روکتی ہے۔اگر جامن کا موسم نہ ہو تو اس کی نرم کونپلوں کو سکھا کر استعمال میں لائیں، یہ ذیابیطس کی بہترین دوا ہے کوئی دوسری دوا شکر کے اخراج کو روکنے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں شوگر کے مریض کی شدت پیاس کثرت پیشاب کمزوری، لاغری، وغیرہ میں بفضل خدا بہت مفید و موثر ہے۔

گڑ مار بوٹی: Gymnema Herb (جیم نیا ہرب)اسے پنجابی میں گڑ مار یا دافع شوگر بھی کہا جاتا ہے یہ ایک نباتاتی دوا ہے ہند و پاکستان یورپ، امریکہ میں ہر جگہ ہربل سٹوروں سے دستیاب ہے۔آیورویدک جو بہت قدیم طریقہ علاج ہے میں صدیوں سے ذیابیطس کے لئے اس کی افادیت مسلمہ ہے۔ اس کا سفوف بقدر نصف تا ایک چچ دن میں دو تین مرتبہ استعمال کریں، اس کا ٹنکچر (Gymnema Tincture) نام سے مل جاتا ہے۔مذکورہ بالا تینوں نباتاتی ادویات مرکب کر کے بہتر نتائج کے ساتھ بھی استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔مگر اس صورت میں مقدار خوراک کم کر کے دیں تاکہ شوگر کا لیول نارمل سے کم نہ ہو جائے۔

س۔ شوگر کے مریض کیلئے خاص احتیاطیں کیاہیں؟

ج۔ اگر پرہیز، ورزش، دوا اور غذائی ہدایات پر عمل کیا جائے تو یہ مرض با آسانی کنٹرول کرکے نارمل زندگی گذاری جا سکتی ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ شوگر کے مریض کواپنے پاؤں کا اُس سے زیادہ خیال رکھنا چاہئے جتنا نئی نویلی دلہن اپنے چہرے کا خیال رکھتی ہے، ویزلین سے پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں کی مالش باقاعدہ کرنی چاہئے اور خوب صاف کرکے جرابیں پہنی چاہئیں، خودپر جبر کرکے چہل قدمی، تیز چلنا لازم ہونا چاہئے۔مرض کی تشخیص کیلئے ڈاکٹر کے پاس جانا اور باقاعدہ ٹیسٹ کروانا اور مرض کی نوعیت کے مطابق ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوا کا باقاعدہ استعمال لازمی کرنا چاہئے۔ بتائے گئے پرہیزوں پر پوری طرح عمل کرنا چاہئے۔ دیگر گھریلوٹوٹکے اضافی طور پر کرنے میں ہرج نہیں اور مرض کم ہو جائے تو دوا کم کرکے ہومیو پیتھک اور ہربل علاج پر ممکن ہو تو اس پر آجانا مفید ہے مگر شوگر لیول کا باقاعدہ چیک کیا جانا لازمی رہنا چاہئے۔

س۔ذیابیطس کے مرض کے لئے کوئی مختصر غذا اورپرہیز بتائیں؟

ج۔ ان چھنے موٹے آٹے کی خشک روٹی، کالے چنے کے آٹے کی روٹی، سبز پھلیاں ان کے خول میں سلیکا Silica کی خاصی مقدار ہوتی ہے اور ایساہارمون مادہ بھی پایا جاتا ہے جو انسولین کے قریب تر ہوتا ہے کھیرے میں بھی ایسا ہارمون موجود ہے جو انسولین پیدا کرنے کیلئے لبلبے کے خلیوں کو درکار ہوتا ہے پیاز اور لہسن ذیابیطس کے مریضوں کی بلڈ شوگر کم کرنے کیلئے بہت مفید ہیں،پکی ہو ئی نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے کچی نشاستہ دار غذائیں جسم کیلئے نقصان دہ نہیں ہوتیں،وائٹ بریڈ سفید آٹے یا میدے کی مصنوعات سفید چینی، ڈبہ بند پھلوں، مٹھائیوں،چاکلیٹ، پیسٹری، سموسہ، حلوہ پوری، کچوری، باریک پیسے ہوئے اناج سے پرہیز ضروری ہے۔ ڈرائی فروٹ، بادام، اخروٹ، پستہ، (بمعہ چھلکا)وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں، اوٹ میل، دلیہ، اُبلی سبزیاں، بھنے چنے مفید ہیں۔ورزش، سیر، یوگا، اس مرض کے ازالہ کیلئے مفید ہیں۔روز مرہ کی چھوٹی موٹی پریشانیوں کو قریب نہ آنے دیں کیونکہ یہ مرض میں اضافہ کرکے نئی پریشانی پیدا کرتی ہیں۔ عموماً ذیابیطس کو معاشی فراوانی، پر خوری، تن آسانی،اور کاہلی، ورزش نہ کرنے کا مرض قرار دیا جاتا ہے،غربا کیلئے صدقہ نکالتے رہنا بیماریوں سے بچانے کا تیر بہدف نسخہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس موذی مرض سے سب کو بچائے۔آمین

******

عبدالہادی قریشی۔سیرالیون

سیرالیون کے مکینی ریجن میں مسجد بیت الہادی کا افتتاح اور تقریبات آمین

افتتاح مسجد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو مکینی ریجن کی جماعت روبیٹے (Rogbesseh) میں ایک نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

اس علاقہ میں جماعت کا نفوذ 2015ءمیں ہوا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر کا تمام خرچ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد آف جرمنی، ان کی بیٹیوں،بیٹوں،بہن اور نواسوں نے مرحومہ مکرمہ بشریٰ تبسم کی طرف سے ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام مسجد بیت الہادی عطا فرمایا ہے۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ 9اکتوبر2019ءکو مکرم طاہر احمد بھٹی ریجنل مبلغ مکینی نے رکھا تھا اور اس مسجد کی تعمیر کے کام کی مکمل نگرانی کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ مسجد کا کل مسقف ایریا 36x41فٹ ہے اور اس میں 200افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر میں علاقہ کے لوگوں نے بہت سے وقار عمل کئے اور اس طرح تعمیر میں خرچ میں کافی بچت ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

افتتاح کی تقریب کا باقاعدہ آغاز دن 11 بجے مکرم مولانا سعیدالرحمن کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ امیرصاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں نماز باجماعت کی اہمیت، آمد امام مہدی علیہ السلام اور بدرسومات سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد آپ نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد اسی مسجد میں نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس بابرکت تقریب میں15غیر از جماعت امام، علاقہ کے کونسلر، چیفڈم سپیکر، سیکشن چیف، علاقہ کے عیسائی پادری، صحافی، 120 غیر ازجماعت احباب سمیت کل 350 سے زائد افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ یہ مسجد ہمیشہ نمازیوں سے آباد رہے۔ آمین

تقاریب آمین

قرآن سب سے اچھا،قرآن سب سے پیارا

جیسا کہ پہلی رپورٹس میں بتایا جا چکا ہے کہ سال نو کے آغاز میں ملک بھر میں تقاریب آمین منعقد کی جاتی ہیں اور قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم ناظرہ کا زبانی امتحان لے کر ان میں اسناد تقسیم کی جاتی ہیں۔

گزشتہ دنوں مکینی ریجن کی 3 جماعتوں میں تقاریب آمین کا انعقاد کیا گیا جن میں 64طلباء و طالبات میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے پر سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے گئے۔ ان بابرکت تقریبات میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ، 24غیر از جماعت آئمہ سمیت 650سے زائد افراد شامل ہوئے۔

(عبدالہادی قریشی، نمائندہ سیرالیون)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ارشد محمود خان۔ اسکاٹ لینڈ

اسکاٹ لینڈ کے حکومتی ایوانوں میں کلمات حق کی صدا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتاہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹﴾

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔
(المائدۃ:9)

قرآن کریم کے اس زریں اصول پر مبنی تعلیم کی آیات کی تلاوت کے ساتھ اسکاٹش پارلیمنٹ میں اس پروگرام کا آغاز ہوا اور یقیناً بہت سے غیر مسلم ممبر ان اور سفارتکاروں کیلئے یہ تعلیم اپنے اندر بہترین انصاف کے اصول بیان کررہی تھی۔ پہلی دفع یہ پروگرام جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈکی طرف سے مورخہ20 فروری 2020ء بروز جمعر ات اسکاٹش پارلیمنٹ ایڈنبراکے Burn’sRoom میں دوپہر ایک بجےمنعقد ہوا جس میں کل 90 زندگی کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسکاٹش مہمانوں نے گہری دلچسپی سے شرکت کی۔ جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی جس میں امام جماعت احمدیہ کی امن کو قائم کرنے کی عالمی مساعی اور دوسرے فلاحی کاموں کا ذکر تھا۔ پروگرام کے شروع میں مہمانوں کی تواضع مشروبات اوربسکٹس سے کی گئی۔

اس پروگرام کا انعقاد
Linda Fabiani MSP the Deputy Presiding Officer at Scottish Parliament
نے کیا تھا۔ انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں کہا:

میں جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیم سے بہت متاثر ہوں اور پورے اسکاٹ لینڈ میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے ساتھ میرے گہرے روابط ہیں۔ میں کافی عرصہ سے جماعت کے مختلف پروگرامز میں شامل ہورہی ہوں اور ہمیشہ ہی میں ایک نئ عالمی امن کی امید لئے واپس آئی ہوں۔

Sandra White MSP نے کہا:

میرے دفتر کے بالکل سامنے گلاسگو احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد ہے اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں آپ کے اکثر پروگرامز میں شامل ہوتی رہتی ہوں ۔ مجھے اچھی طرح اندازہ ہے کہ آپ لوگ انسانیت کی خدمت کیلئے بے پناہ خدمات کررہے ہیں جیسے خیراتی اداروں کیلئے ہزاروں پاؤنڈ اکٹھی کرنے کی امداد، بے گھروں کیلئے کھانا، ہسپتالوں کیلئے چندہ اکٹھا کرنا وغیرہ۔ مجھے یہ جان کر حد درجہ اطمینان ہوا کہ یہی اصل اسلام کی تعلیمات ہیں جس پر جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ کاربند ہے اور آج کا انتہائی اہم پروگرام جو انتہا پسندی کے خلاف ہے یہ وقت کی نہایت اہم ضرورت ہے۔

Ian Stewart chairman interfaith Edinburgh
نے کہا:

دہشتگردی کا مسئلہ ایک عالمی وبا کی صورت اختیار کرگیا ہے اور ابھی تک بدقسمتی سے نازی خیالات کے حامل گروہ ساری دُنیا میں کسی نہ کسی صورت میں سر اُٹھا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ کا یہ پروگرام ایک دلیرانہ قدم ہے اور اسلام پر لگنے والے الزامات کا ایک نہایت مؤثر جواب ہے۔

محترم فریداحمد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے کہا: شدت پسندی ہر جگہ مختلف صورتوں میں موجود رہی ہے مثلاً تین سو سال قبل ایک اسکاٹش نوجوان کو چرچ کی بنیادی تعلیمات پر تنقید کرنے کی وجہ سے پھانسی دے دی گئی۔ موجودہ حالات میں روہنگیا مسلمان، چین میں اور احمدی مسلمان پاکستان میں بے انتہا مظالم کا سامنا کررہے ہیں۔ عالمی تناظر میں شدت پسندی کو سیاسی مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جارہاہے۔ جہاد کی اصل تعریف اصلاح نفس ہے مگر افسوس کے ساتھ اس کو غلط مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو شدت پسندی پر منتج ہوتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں شدت پسندی کے خاتمے اورمعاشرے میں انصاف کے قیام کیلئے واضح تعلیم دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے امام جماعت کی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف متحد ہونے کی تحریک چلائی ہے جو نہ صرف برطانیہ بلکہ پوری دنیا کیلئے ہے اور ہمیں اپنے امام کی پوری رہنمائی مل رہی ہے ۔

’’ہمیں ہر طرح کی انتہا پسندی اور تعصب کے خاتمے کے لئے اپنی کوششوں میں متحد ہونا چاہیئے ، خواہ وہ مذہبی ، نسلی یا کسی بھی طرح کے ہوں‘‘ یہ وہ پیغام تھا جو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی طرف سے پڑھ کر سُنایا گیا۔

علاوہ ازیں دس کے قریب اسکاٹش اور برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ نے بھی اس سیمینار سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی امن کے بارہ میں عالمی کوششوں کو حد درجہ سراہا اور اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اسلامی تعلیمات اور ملکی قوانین کے مطابق امن کے قیام کیلئے کام کرتے رہیں گے۔ بعد ازاں ان سیاستدانوں نے اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے اس پروگرام کے بارے میں تعریفی کلمات لکھے اور فوٹو وغیرہ پوسٹ کیں۔ شامل ہونے والے مہمانوں کی اکثریت نے پہلے جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والوں نے بھی اس پروگرام کو اپنی ویب سائٹس اور سوشل میڈیا میں نمایاں جگہ دی جس سے تبلیغ کا کام بھی خوب ہوا۔ کچھ اہم سیاستدانوں اور سفارتکاروں کے نام یہ ہیں جن میں سے کچھ نے اس سیمینار سے خطاب کیا:

Linda Fabiani MSP
Aileen Campbell MSP, Cabinet Secretary for Communities
Dr Claire Baker MSP
Clare Adamson MSP
Shona Robison MSP
Joe FitzPatrick MSP
Pauline McNeill MSP , Shadow Cabinet Secretary for Housing and Equalities
Alison Johnstone MSP
John Mason MSP
Sandra White MSP
Diedra Brock MP
Jack O’Neil- Representing Stewart Hosie MP Dundee East
Ellen Wong Principal Officer of the U.S. Consulate General in Edinburgh, Scotland

آخر میں مہمانوں کو شدت پسندی اور اس سے پیدا ہونے والےمسائل کے بارہ میں سوالات کرنے کا موقع دیا گیا جس کے جواب مکرم فرید احمد صاحب اور دوسرے سیاستدانوں نے دئے۔ اس کامیاب پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا۔

****

اوقات طلوع و غروب

	10 مارچ 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:45	18:28
مدینہ منورہ		05:19	18:28
قادیان		05:23	18:33
ربوہ		05:03	18:13
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:36	17:59